بسم اللہ الرحمن الرحیم

لال مسجد کو زندہ رکھیے

مدیر کے قلم سے

اسلام آباد میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا جو سانحہ پیش آیا ہے‘ اس میں سیکولر‘ روشن خیال ہاتھوں نے ریاستی طاقت کو انتہائی ظالمانہ اور جابرانہ طریقے سے استعمال کر کے‘ دین اسلام اور قرآن کریم پڑھنے والی بچیوں اور طالبات کو زندہ جلا کر شہید کیا‘ ملک کے ممتاز دینی ادارے جامعہ حفصہ کو منہدم کیا‘ جامعہ فریدیہ پر سیکیورٹی فورسز نے قبضہ کیا اور لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز صاحب کو گرفتار کر کے‘ میڈیا پر نہ صرف ان کی توہین وتضحیک کی بلکہ پورے طبقۂ علماء اور دینی مدارس کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کیا گیا۔

اس جنگ میں دشمن قوتوں نے فتح حاصل کی اور پاکستانی اور اسلام پسند طبقے کو شکست ہوئی‘ سرخ ریچھ کو سبق سکھانے والے جنرل ضیاء اور جنرل اختر عبدالرحمٰن کے شاہینوں نے اپنی ہی معصوم بہنوں اور بچیوں کو کئی دن تک بھوکا پیاسا رکھ کر‘ ان پر فاسفورس بم برسائے اور انہیں زندہ جلانے کے بعد فتح کا نشان بناتے ہوئے یوں واپس ہوئے جیسے انہوں نے دشمن کا فیصلہ کن محاذ فتح کر لیا ہو۔

جن پالیسی ساز ذہنوں نے‘ مسلمان فوج کے ہاتھوں میں گولے اور بارود تھما کر‘ انہیں مسجد و مدرسے پر وار کرنے اور قرآن کریم اور احادیث کی کتابوں کی بے حرمتی کرنے پر مجبور کرنے کی پالیسی مرتب کی‘ اس خطرناک پالیسی کے نتائج آج قوم کے سامنے آ رہے ہیں......

آپریشن ختم ہونے کے بعد سے لے کر آج تک شاید ہی کوئی دن ایسا گذرا ہوگا کہ فوج اور سیکیورٹی فوسز پر کہیں نہ کہیں حملہ نہ ہوا ہو...... گذشتہ ہفتے ڈیڑھ سو افراد پر مشتمل سیکیورٹی فوسز کا پورا قافلہ یرغمال بنا دیا گیا ہے...... یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں اور ان لوگوں کے لیے عبرت کا نمونہ ہے‘ جو امریکی ایماء اور اشارے پر اپنے ملک میں خون ریزی اور خانہ جنگی کی روش‘ ریاستی طاقت کے ذریعے رواج دے رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ یوں وہ انتہاء پسندی ختم کر کے امن کی دولت عام کر رہے ہیں‘ ہماری عادت ہے کہ ہم بڑے بڑے سانحات بھول جاتے

ہیں...... اگر ہم سانحۂ لال مسجد کو بھی اس طرح بھول گئے اور نئی نسل پر مرتب ہونے والے اس کے منفی اثرات کی تھوڑی بہت تلافی نہ کی تو یہ خود کسی بڑے سانحے سے کم نہ ہوگا' اس لیے ہم دینی درد رکھنے والے حلقوں کی خدمت میں چند گذارشات پیش کرتے ہیں :

یہ حقیقت ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے کہ ایک سطحی جذباتیت ہوتی ہے' معروضی حالات' زمینی حقائق اور عالمی منظرنامے سے آنکھیں بند کرکے' اپنی ہی بات' اپنا ہی نظریہ اور اپنا نعرہ زبردستی مسلط کرنے اور اس کے لئے تشدد کا راستہ اختیار کرنے کی روش سے' اسلام کا آفاقی سوچ رکھنے والا کوئی بھی باشعور مسلمان اتفاق نہیں کرسکتا' سطحی جذباتیت اور کھوکھلے نعروں سے ہمیشہ نقصان ہوا ہے اور ٹھوس حقیقتوں کی بنیادوں میں' اس کے لئے گنجائش نہیں رکھی جاسکتی' سطحی اور محدود ذھن رکھنے والے لوگوں کی جدوجہد کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے' تو اس کے مثبت اور قابل رشک اثرات بہت کم نظر آئیں گے اور پانی کے بلبلے کی طرح' اس کی زندگی بھی کچھ زیادہ طویل نہیں ہوتی۔

لیکن ایک مرحلہ اور موقع ایسا آتا ہے کہ اس میں حق و باطل اور خیر وشر کا فیصلہ کن معرکہ ہوتا ہے اور اس میں ایک لمحہ کے لئے بھی پیچھے ہٹنے' نرمی دکھانے اور تساھل برتنے سے باطل کا پلڑا بھاری ہوجاتا ہے اور چند لمحوں کی غلطیوں کی سزا' صدیوں پر محیط ہوجاتی ہے......

ہمارے پاکستان کی گذشتہ چند سالوں کی تاریخ میں تین مواقع ایسے آئے کہ جنہیں فیصلہ کن معرکوں کی حیثیت حاصل تھی اور بدقسمتی سے ان تینوں ہی مواقع پر' اسلامیان پاکستان نے اپنا متوقع ضروری کردار ادا نہیں کیا' ان میں پہلا مرحلہ سقوط طالبان کا' دوسرا' نام نہاد تحفظ حقوق نسواں بل کی منظوری کا اور تیسرا موقع لال مسجد کے سانحے کا ہے۔

لال مسجد کے جانباز منتظمین اور طلبہ و طالبات کے طریقۂ کار کے صحیح یا غلط ہونے سے قطع نظر اس وقت' اسلامیان پاکستان کی جو ذمہ داری تھی' وہ انہوں نے کما حقہ نہیں نبھائی' عام لوگ قیادتوں کو دیکھتے رہے' اور وہاں ایک حیران کن خاموشی چھائی رہی!

چند علماء نے مذاکرات کے لیے جو کوششیں کیں' بعد میں انہوں نے خود اعلان کیا کہ ظالم حکمرانوں نے انہیں دھوکے میں رکھا اور ظالمانہ آپریشن پہلے سے طے شدہ فیصلہ تھا' بلکہ علماء کے مذاکرتات کی ان کوششوں کو بھی' درحقیقت لال مسجد انتظامیہ کے خلاف میڈیا پر منفی پروپیگنڈہ کے طور پر پیش کیا جاتا رہا کہ یہ ہٹ دھرم لوگ تو اپنے ہی بزرگ علماء کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں' اس لیے اپریشن کے سوا کوئی چارہ کار نہیں...... اللہ جزائے خیر دے کہ ان علماء نے مختلف مضامین' بیانات اور انٹرویوز کی شکل میں قوم کے سامنے ساری حقیقت واضح کی' لیکن اس سے اس بات کی اور اہمیت بڑھ جاتی ہے کہ دین دشمن میڈیا کے پروپیگنڈے اور اس کی شاطرانہ چالوں کو سمجھنا اور ان سے بچنا' بہت ضروری ہے' مثلاً مولانا عبدالعزیز صاحب کی گرفتاری کے وقت بہت زور و شور کے ساتھ ''برقعے میں ان کے فرار' ہونے کا پروپیگنڈہ کیا گیا' یہ ایک میڈیا وار تھی' جسے کئی حضرات نہیں سمجھ سکے' ایسے

موقع پر مولانا کو ملامت کرنے کی بجائے عوام اور قوم کو یہ بتلایا جاتا کہ جس شخص کی والدہ' بیوی' اکلوتا بیٹا' بیٹی اور بھائی اندر ہوں' وہ کسی مصلحت وحکمت کے تحت باہر نکل کر گرفتار ضرور ہوا ہے لیکن اسے معرکہ سے ڈر کر ''فرار'' ہونے کا جو رنگ دیا جا رہا ہے وہ بالکل غلط اور خلاف حقیقت ہے' چنانچہ بعد کے حالات نے قوم کے سامنے حقیقت از خود واضح کر دی!

وفاق المدارس نے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بجا طور پر یہ اعلان کیا ہے کہ جامعہ حفصہ کو بحال اور جامعہ فریدیہ کو سیکیورٹی فورسز سے واگذار کرایا جائے گا' چنانچہ اسلام آباد میں یکم ستمبر کو منعقد ہونے والا علماء کنونشن کا جو اعلامیہ جاری ہوا وہ ان دو اداروں کی بحالی کے ساتھ ساتھ ۱۴/ستمبر تک لال مسجد کھلوانے کی قرار دادوں پر مشتمل ہے' ضرورت اس بات کی ہے کہ اعلامیہ کی ان قرار دادوں کو عملی جامہ پہنایا جائے اور یہ صرف کاغذی قرار دادوں کا رسمی اعلامیہ نہ ہو' ہدف اور منزل تک رسائی حاصل کیے بغیر' صرف رسمی اعلانات اور اعلامیوں سے کسی بھی ادارے اور جماعت کا وقار مجروح ہو جاتا ہے اور آئندہ کسی مقصد کے لیے' اس کی جدوجہد کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں ...... لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا سانحہ ایسا نہیں کہ وفاق المدارس اور اسلامی حلقے اسے ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر کے اس پر چپ سادھ لیں' ان تعلیمی اداروں کو پہلے سے زیادہ مؤثر انداز سے بحال کرنا' سب کی دینی اور ملی ذمہ داری ہے اور اسلامیان پاکستان نے اگر حسب سابق خاموشی ہی میں عافیت سمجھی تو ہمارے خیال میں یہ ''خاموشی' غفلت'' ہوگی اور تاریخ کا بار بار دہرائے جانے والا یہ سبق ہمارے سامنے رہنا چاہیئے کہ اجتماعی خاموشیوں اور غلطیوں کی سزا بھی اجتماعی ہوتی ہے اور اس سے بڑے سانحات سہنے کے لیے پھر انہیں تیار رہنا چاہیئے۔

مدارس کے تحفظ کی جدوجہد درحقیقت اس خطے میں اسلامی تشخص کی بقاء کی جدوجہد سے عبارت ہے' جامعہ حفصہ کو مٹانا اور جامعہ فریدیہ کو بند کرنا مدارس کے تحفظ اور دفاع کے حصار کو جانچنے کے لیے پہلا آزمائشی تیر ہے' اسے اگر سہہ لیا گیا تو یہ سلسلہ پھر رکے گا نہیں' احتجاج اور پرامن طریقے سے جدوجہد جمہوری ملکوں میں اپنی آواز اٹھانے اور اپنی بات منوانے کا ایک ذریعہ ہے' ابھی حال ہی میں چیف جسٹس کی بحالی کے لیے وکلاء تنظیموں کی طرف سے کامیاب ملک گیر تحریک' اس کی تازہ مثال ہے' لیکن اسلامیان پاکستان کی طرف سے سانحۂ لال مسجد پر ایسا احتجاج نظر نہیں آیا' ایسے جلسے جلوس نظر نہیں آئے اور ایسی ملک گیر تحریک نظر نہیں آئی جو اقتدار کے درودیوار ہلا سکے ...... لال مسجد کھلوانے کے لیے وفاق المدارس کے علماء نے ۱۴/ستمبر کی جو ڈیڈ لائن دی ہے' تمام دینی حلقوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کا ساتھ دیں اور ان کے اعلامیے کو کامیابی سے ہمکنار کرائیں ...... یہ لال مسجد کو زندہ رکھنے کا آخری موقع ہے اور اسی میں ہم سب کی زندگی کا راز مضمر ہے!

☆......☆......☆